کیپٹن حضور حسنین چند ہفتوں بعد بہاول پور کے قریب سرحد عبور کر کے واپس آ گئے (ص ۱۹۸-۱۹۹)۔ یہ واقعہ' ہمارے اس سماجی رویے پر نوحہ کناں ہے کہ ہمارے ہاں اکثر احمقانہ اقدام' اس ''مجبوری'' کے تحت اٹھا لیے جاتے ہیں کہ ''لوگ کیا کہیں گے؟'' کوئی یہ نہیں سوچتا کہ اس ''کیا کہیں گے'' کے جبر کے نتیجے میں جو قیمتی جانی نقصان ہوگا' اس کا خون کس کی گردن پر ہوگا۔ یہ کتاب ایسی ہی عبرت آموز تفصیلات پیش کرتی ہے۔

مصنف نے سیاسی حوالے سے بھی بعض اہم انکشافات کیے ہیں۔ وہ بتاتے ہیں: اگرتلہ سازش کیش صحیح تھا' صدر ایوب خان اس کے ملزموں میں' شیخ مجیب کو شخصی طور پر ملوث نہیں کرنا چاہتے تھے' مبادا یہ مقدمہ سیاسی ایشو بن جائے۔ مگر وزیر دفاع اے آر خاں اور گورنر مشرقی پاکستان عبدالمنعم خاں' مجیب سے ذاتی انتقام لینا چاہتے تھے' ان کے اصرار پر مجیب کا نام بھی مقدمے میں شامل کر دیا گیا۔ اس بھیانک غلطی سے مقدمے کی نوعیت سیاسی ہوگئی اور عوام کو ایوب کے خلاف بھڑکانے کا موقع مل گیا۔ (ص ۲۱۱)

آگے چل کر وہ بتاتے ہیں کہ ۱۹۷۷ء میں بھٹو حکومت کے خلاف تحریک کے دوران لاہور میں فوج کے افسروں نے مظاہرین پر گولی چلانے سے انکار کیا تھا۔ مصنف کا ذاتی خیال ہے کہ یہ سوچ نظم و ضبط کے منافی تھی۔

مصنف کی بصیرت کے نشان کتاب کے صفحات پر بکھرے نظر آتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انھوں نے عملی زندگی کے آغاز ہی سے اجتماعی زندگی کے معاملات میں دلچسپی لی اور سیاسی و قومی جدوجہد میں حصہ لیا۔ ظاہر ہے کہ ان کاموں میں وہی فرد حصہ لے سکتا ہے' جو دل دردمند رکھتا ہو۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب اہل سیاست' اہل دانش اور ان سے بڑھ کر فوجی قیادت کے لیے بصیرت کے باب وا کرتی ہے۔ سچائی کے اظہار' اسلوب بیان کی سادگی اور مقصدیت کے احساس نے کتاب کو دل چسپ بنا دیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

حجاب' ارشاداتِ رسولؐ نمبر (خواتین سے متعلق)۔ مدیرہ: ام صہیب۔ نگران: ڈاکٹر ابن فرید۔ پتا: بیت الصالحۃ زینہ عنایت خاں' رام پور۔ ۲۴۴۹۰۱ یوپی' بھارت۔ صفحات: ۲۲۴۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

رام پور یوپی سے شائع ہونے والے' خواتین اور طالبات کے رسالے حجاب کا تعارف ''کتاب نما'' میں پہلے بھی آ چکا ہے (مثلاً: اگست ۲۰۰۰ء)۔ بھارت کے معروف ادیب' نقاد اور علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے سابق پروفیسر ڈاکٹر ابن فرید اور ان کی اہلیہ امّ صہیب رسالے کو نہایت نامساعد حالات اور اپنی پیرانہ سالی کے باوجود' نیز مالی خسارہ اٹھاتے ہوئے بھی' جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ ''ایک بھرپور گھریلو رسالہ'' ہے جس میں ہر ماہ حمد و نعت کے ساتھ سیرت اور دینی تعلیمات پر

مضامین اور خواتین کے فقہی مسائل' صحت اور طعام کے مستقل صفحات کے علاوہ ادبی و شعری حصہ بھی شامل ہوتا ہے (اصلاحی افسانے اور غزلیں وغیرہ)۔ حجاب نے وقتاً فوقتاً خاص نمبر بھی شائع کیے ہیں۔

حال ہی میں حجاب نے ''ارشاداتِ رسولؐ نمبر' خواتین سے متعلق'' شائع کیا ہے۔ خواتین سے متعلق احادیث کے عنوانات کے ساتھ ایک ایک' ڈیڑھ ڈیڑھ صفحے میں تشریح کی گئی ہے۔ خواتین کے جملہ مسائل کے بارے میں ان احادیث سے بڑی جامع ہدایات ملتی ہیں۔ ۱۰ تشریحات امّ صہیب کی اور باقی تشریحات ڈاکٹر ابن فرید کے قلم سے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ادیب ہیں' علم نفسیات سے بھی بخوبی واقف ہیں اور دین کا فہم بھی رکھتے ہیں۔ اس لیے ان کی تشریحات مختصر ہونے کے باوجود نپی تلی جامع اور موثر ہیں۔ زیادہ تر انھوں نے عصر حاضر کے تناظر میں بات کی ہے۔ حجاب' جو خدمت انجام دے رہا ہے اس کے پیش نظر' اس کی سرپرستی کی ضرورت ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

روبرو' مرتبہ: رفیع الزماں زبیری۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن' ناظم آباد' کراچی۔ صفحات: ۲۵۵۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

حکیم محمد سعیدؒ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ پاکستان کی اُن گنی چنی شخصیات میں سے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل اور اختیارات کو ذاتی خواہشات کی تکمیل کے بجائے قومی اور ملّی مقاصد کے حصول اور انسانی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کیا' اور عمر بھر ''خدمت'' کو اپنا شعار بنایا' چنانچہ وہ نیک نام کے ساتھ رخصت ہوئے اور شہادت کے مرتبۂ بلند پر فائز ہوئے۔

زیرنظر کتاب شہید حکیمؒ کے ان مصاحبوں (انٹرویوز) پر مشتمل ہے جو اخبارات اور رسائل میں چھپے۔ پہلا مصاحبہ پاکستان ٹیلی وژن سے نشر ہوا۔ ان مصاحبوں سے حکیم صاحب کی شخصی اور نجی زندگی اور اُن کی شخصیت اور ذہن و فکر کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ملکی' قومی' ملّی' تعلیمی' طبّی اور انتظامی امور و مسائل پر ان کے طرزِ عمل اور رویوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

حکیم صاحب نے نہایت صاف گوئی کے ساتھ اور کھرے انداز میں اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں' اُن کی دلچسپی بنیادی طور پر دو شعبوں سے رہی۔ ایک: طب' اور دوسرے: تعلیم۔ صحت کو وہ پاکستان کا بنیادی مسئلہ سمجھتے تھے لیکن وہ یونانی یا مشرقی طب کی اہمیت کے ساتھ ساتھ ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھک کے بارے میں کسی تعصب میں مبتلا نہیں تھے۔ ہاں' وہ یہ چاہتے تھے کہ طب کا بڑا انحصار نباتات پر ہونا چاہیے اور ہمیں synthetic دوائیں استعمال نہیں کرنی چاہییں کیونکہ انسانی جسم پر ان کے مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس بات سے شاید ہی کوئی طبیب' ڈاکٹر یا ہومیوپیتھ اختلاف کرے گا۔